[illegible]

[illegible]

مناظرہ و کلام

۲۳۸

رسالہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ كَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ
ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ

کتاب
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
جگت گرو

مصنفہ

حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور

از اهتمام

ممبران دیندار انجمن حیدرآباد دکن

طبع دوم تعداد (۱۰۰۰) سنہ ۱۹۳۳ فی جلد قیمت دو آنے

بسم اللہ [illegible]

نحمدہٗ ونصلی [illegible]

اللّٰھم صل علیٰ [illegible] وسلم



ایک ہی رب العالمین [illegible] رحمۃ للعالمین ان دو وجودوں کے آپس میں قدر
گہرے تعلقات ہیں کہ [illegible] انسان کی عقل قاصر ہے کسی نے تو اس کے
متعلق "بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر" [illegible]

نام احمد [illegible] او ز وجود خود چوں جدا شد میانِ ما آمد

[illegible] ہے جس کا روحانی ارتقا [illegible]
[illegible] ارتقا کا کمال [illegible] علیہ وسلم میں دیکھتے ہیں ہر نبی میں [illegible]
[illegible] نظر آتا ہے مگر [illegible] اس حقیقت کا اظہار ہوا، آپ [illegible]
[illegible] الفت کا مجموعہ [illegible]
[illegible] جیسے عشق قانون [illegible]
[illegible] حقیقت [illegible]
[illegible] گا اتنی [illegible]
[illegible] وسلم [illegible] بلند مثال
[illegible] ہوگا اس کو [illegible] سات
[illegible]

[illegible] ہے۔ او [illegible] ۲۰ اعوے میں کامیاب نکلا۔ کیا کوئی شخص دنیا کی کسی [illegible] سکتا ہے۔ محمد [illegible] کوئی تو بتلائیں کہیں بھی نہیں ہے جو قرآن کریم میں نہ [illegible] جس کے شفیع پر نازل ہوا اس ذات بابرکات میں کیا خوب [illegible] ہے سہ

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری ۔۔۔ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

ان باتوں کی حقیقت واضح طور پر [illegible] ہو جاتی ہے اور اس طرح کہ قرآن کریم میں جسقدر نبیوں کا ذکر آیا ہے [illegible] تبلیغ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی قوم فرماتا ہے اور جب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آتا ہے تو فرماتا ہے قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا و ما ارسلنا الا رحمۃ للعالمین۔ وما ارسلناک الا کافۃ للناس۔ یعنی آپ تمام عالموں کے لئے رحمت ہیں۔ اور کل قوموں کے نبی ہیں اور تمام انسان کے شفیع ہیں۔ آپ پر بغیر ایمان لانے کے کسی انسان کو نجات نہیں اس کا مفصل طور پر ذکر کتاب "حکت گرو (سرور عالم) میں آیا ہے۔ وہ کتاب کنٹری زبان میں ہے۔ پہلی جلد چھپ چکی ہے جس کے ڈھائی سو سے زائد صفحے ہیں۔ اس میں مدلل طور پر (۲۵) معیاروں سے آپ کو سرور عالم (حکت گرو) ثابت کیا گیا ہے۔ اس کو کنٹری زبان میں لکھنے کی اس وجہ سے ضرورت پڑی کہ دکن میں چند قوموں کے سردار لنگایت نشین نادانی سے خود کو سرور عالم (حکت گرو) کہتے ہیں۔ اور قادیان سے بھی ایک کتاب مرزا صاحب کو سرور عالم یا ورلڈ ٹیچر ثابت کرنے کی کوشش میں نکلی ہے۔ اور ہزارہا انسان گمراہ ہو کر ان کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ انکی جہالت کو دور کرنا ہر مسلمان مبلغ کا کام ہے۔ [illegible] اس وجہ سے لگا ہوا ہے کہ ان کے [illegible] میں [illegible] ایک حکت گرو (سرور عالم) کی [illegible]

[illegible] قوموں [illegible]

اندرونی اختلاف کی وجہ سے ضد میں آکر اپنے اپنے گرودں کو جگت گرو کا خطاب دیا حالانکہ ان بناوٹی جگت گرودں کے بانیان سلسلہ نے کبھی اپنے آپ کو جگت گرو نہیں کہا۔ جگت گرو یعنی (سرور عالم) [illegible] پیشینگوئی کو ان موجودہ گرودں پر چسپاں کرکے طفل تسلی کر لیتے ہیں، درحقیقت انکی یہ نادانی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ایک ہتک کرنے والی بات تھی کیونکہ کائنات عالم ایک ہے، اس کا سرور بھی ایک ہونا چاہیئے۔ دوسرے لفظوں میں دنیا کے لئے تمام نبیوں کا سردار اور خاتم النبیین ایک ہونا چاہیئے اس حقیقت کو نظر انداز کرکے یہ لوگ درپردہ اپنے آپ کو خاتم النبیین سرور عالم کہتے ہیں۔ مسلمانوں کیلئے ان الفاظ کو سنکر خاموش رہنا ایک بے غیرتی کی بات ہے۔ وہ نادانی سے کہتے ہیں۔ مگر ہمارا حق ہے کہ انکی نادانی کو دور کریں۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور مقام کو ان کے سامنے پیش کریں۔ مسلمان اس حقیقت سے واقف ہیں کہ سرور عالم آچکے، اس وجہ سے کوئی مسلمان اپنے آپ کو جگت گرو یعنے سرور عالم نہیں لکھا، حالانکہ اس امت میں ایسے عظیم الشان بزرگ بھی گذر چکے ہیں۔ کہ جن میں بعض نے اپنی فضیلت بعض انبیا پر بتائی ہے۔ انھوں نے بھی خود کو جگت گرو یعنی (سرور عالم) نہیں کہا۔ کیونکہ امت مرحومہ جانتی ہے۔ کہ اس مقام پر نہ اب تک کسی نے قدم رکھا اور نہ آگے رکھ سکیگا۔ یہ مقام صرف حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے محفوظ تھا فقیر نے جب دیکھا کہ متعدد بناوٹی جگت گرو نظر آرہے ہیں۔ اور بڑی بے باکی سے حملہ کررہے ہیں۔ فقیر اس کو دیکھ نہ سکا، اور اپنی پوری طاقت کے ساتھ کنڑی زبان میں ایک مدلل کتاب بنام سرور عالم (جگت گرو) لکھی اور ہماری انجمن والوں نے اس کو کرناٹک کے .... ہر کونہ میں پہنچانے کا بیڑہ اٹھایا۔ اس کتاب کا اردو

ترجمہ چھپوانا از حد ضروری ہے، مگر ہماری انجمن کی مالی حالت اجازت نہیں دیتی۔ اس وقت اس کتاب کے پچیس ۲۵ حصوں میں سے دو حصوں کا ترجمہ مسلمانوں کے سامنے پیش کرنا ہمارے تبلیغی مدد کے لئے نہایت ضروری سمجھا گیا۔ اور یہ بھی سمجھا گیا کہ ان حصوں کی فروخت سے جو رقم وصول ہو ممکن ہے کہ آئندہ حصوں کی چھپوائی میں کام دے، اسی وجہ سے یہ ہدیۂ ناظرین ہے۔ امید ہے کہ ناظرین اس کی اشاعت میں مدد دیکر ہمیں ممنون و مشکور ہونے کا موقع دینگے، ایک معیار بشارات والا ہے، دوسرا معیار قربانی والا ہے، جو ہندو مسلم اتحاد کیلئے نہایت مفید ثابت ہوگا۔ جیسا کہ تبلایا گیا ہے کہ سرورِ عالم وہی ہو سکتے ہیں۔ جو بزرگوں کے دستور کی اقتدا کرے اتنا ظاہر کر دینا بالخصوص مسلمانان ہند کے لئے شوق اور ذوق اور ایمان کی زیادتی کا باعث ہوگا۔ واذ اخذ الله میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتاب و حکمة ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن به ولتنصرنه موجودہ کتب سماوی میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکر بطور پیشینگوئی ضرور نظر آتا ہے، جس کو اس کتاب میں مفصل طور پر بیان کرونگا، انشاء اللہ تعالیٰ۔ مگر مجھ کو اس تحقیقات میں جو عجیب نظر آئی وہ یہ ہے کہ جس وضاحت سے ہندوؤں کی کتب مقدسہ میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نسبت پیشینگوئیاں موجود ہیں، وہ کسی کتاب میں نظر نہیں آتیں۔ ہندوؤں کے بزرگوں نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تقریباً تمام عظیم الشان واقعات جو از ولادت تا وصال وقوع پذیر ہوئے، ان کو آپ کے تولد سے تقریباً ہزار سے تین ہزار سال پیشتر بڑی خوبی سے بیان کیا ہے، وہ [illegible] اللہ کا اشارہ ہے کہ اے مسلمانو! ان اقوام کو ان کے [illegible] [illegible] [illegible]

حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بیٹھے ہوئے ہیں۔ دکھا دو۔ انکی آنکھوں پر پڑے
ہیں اٹھا دو۔ اس طرح اپنا فرض ادا کرو تا کہ ان پر اتمام حجت ہو جائے۔ بعد کا فیصلہ
میرے ہاتھ ہے۔ امید ہے کہ صدیق دیندار چن بسویشور کی اس پکار پر مسلمان بھائی
لبیک کہیں گے۔ دکن میں بفضل رب العالمین پھر ایک طاقت پیدا ہوئی ہے لاکھوں
دل ہیں کہ اس پر توجہ کئے ہوئے ہیں۔ فقیروں کا کام دلوں پر تصرف کرنا
ہے۔ مالدار لوگوں کا کام بے دریغ پیسہ خرچ کرنا ہے۔ ان کے نئے درس گاہیں
اور لنگر خانے قائم کرکے مضبوط کر لینا ہے۔ اس سے غفلت کرنے والے ویسے ہی
جوابدار ہیں۔ جیسے نبی کا وجود اپنے مکان میں دیکھ کر آنکھ بند کر لینے والے ہیں

خاکسار صدیق دیندار چن بسویشور مرقوم ۶ دسمبر ۱۹۲۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اُنیسواں معیار

روحانی طاقتوں کا کامل رحیمی صفتوں سے معمور۔ مالکی اوصاف کا مظہر بنا ہوا
دائمی حیات والا اپنے لطیف جسم کے ساتھ تمام عالم میں بھرا ہوا جگت گرو ہے

بھو شوکت پران

صیبیار جگت گرو رسرور عالم وہی ذات ہو سکتی ہے جس کے آمد کی بشارت
کل انبیائے ماسبق نے نشانات کے ساتھ دی ہوں

اس معیار پر سوائے حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی نبی یا ولی نہیں اتر سکتا۔ دنیا میں اب تک بے حساب انبیاءؑ گذر چکے ہیں۔ ہر ایک نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دی، مگر ان نبیوں کی امتوں میں سے چند امتیں باقی ہیں۔ جن کے پاس کتب سماوی ملتے ہیں۔ کوئی کتاب کسی امت کی ایسی نظر نہیں آتی۔ جن میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت اشارتاً وکنایۃً وتفصیلاً وجملۃً بیان کی گئی ہو۔ اس وقت ہمارے سامنے ان امتوں میں سے عیسائی، یہودی، بودھ، آتش پرست، شیو، وشنو، جینی وغیرہ موجود ہیں۔ ان موجودہ امتوں کی تمام کتب میں حضور سرور عالمؐ کی بشارات ہیں۔ اسی حقیقت کو اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ۳/۵ یعنی جب اللہ تعالیٰ نے میثاق اس بات کا لیا کہ جب میں نے تم کو کتاب اور حکمت دی ہے۔ تمہاری طرف رسولوں کی امت کی طرف ایک رسول آنے والا ہے۔ وہ آکر تمہارے کتابوں کی تصدیق کریگا۔ تو پھر تم سب کو ضرور ایمان لانا ہوگا۔ اور اس کو یقیناً مدد کرنی ہوگی۔

اس اقرار نامہ میں ایک قابل تعریف نکتہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق موجودہ امتیوں کے نبیوں سے یہ اقرار لیا کہ نبیوں سے۔ ایک تو بات یہ ہے کہ نبیوں کی ہر بات اور ہر معاملہ کا فیصلہ اللہ تعالیٰ ان کے نبیوں سے ہی کیا کرتا ہے مگر یہاں نبیوں پر یہ فرض عائد کیا جاتا ہے کہ وہ اس سرور عالم کی ہر طرح مدد کرنی ہوگی۔ اور اس پر ایمان لانا ہوگا۔ اس میں راز یہ ہے کہ اس اقرار کو پورا کرنے کے لئے تمام انبیاءؑ کی طاقتیں اس امت میں دوبارہ عود کرتی ہیں۔ اور اس طرح اسلام کی خدمت کرتی ہیں۔ انوار یہ

کی شریعت پر چل کر کامل ایمان کا ثبوت دیتی ہیں، اسی حقیقت کی طرف اشارہ کر کے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا لَہٗ نَظِیْرٌ مِنْ اُمَّتِیْ (کنز العمال) یعنے کوئی نبی ایسا نہیں ہے جس کی نظیر میری امت میں نہیں، غرض انبیائے سابق کی دی ہوئی بشارات حسب ذیل ہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی کتاب غزل الغزلات سے بشارات ذیل ہیں:۔

میرا محبوب سرخ اور سفید ہے، دس ہزار آدمیوں میں وہ جھنڈے کے مانند کھڑا ہے اس کا سر ایسا ہے جیسے چوکھا سونا اس کی زلفیں پیچ در پیچ ہیں۔ اور کوے کی سی کالی ہیں۔ اور اس کی آنکھیں اس کبوتر کی آنکھ کے مانند ہیں جو لب دریا نہا کے تمکنت سے بیٹھے (یعنی سرخ ڈورے والی جیسے بعد غسل کے آنکھ کی حالت ہوتی ہے) اسکے رخسارے پھولوں کے چمن اور بلسان کی ابھری ہوئی کیاری کی مانند ہے، جیسے بہتا ہوا مر ٹپکتا ہے اس کے ہاتھ ایسے ہیں، جیسے سونے کی لکڑیاں جن میں ترسیس کے جوہر جڑے ہیں (یعنے عصائے خاتم نبوت) اس کا پیٹ ہاتھی دانت سا ہے جس پر نیلم کے گل بنے ہوں (یعنی صاف سینہ وشکم تھا۔ اس پر ایک خط کھنچا ہوا تھا) اس کے پاؤں ایسے جیسے سنگ مرمر کے ستون جو سونے کے پایوں پر کھڑے کئے جائیں۔ اس کا قد لبنان کا سا دہ قوی ہیں رشک سرو ہے، اس کا منہ شیریں ہے۔ ہاں سراپا عشق انگیز ہے، اے یروشلم کی بیٹیو! یہ میرا جانی یہ میرا پیارا ہے اصل عبرانی الفاظ یہ ہیں حکو ممتحیم محلو محمد ایم وہ دو دہرے نظامے نبوت میرہ شلسز اس آیۃ میں ایم کا لفظ بنظر تعظیم ہے، جیسا کہ عبرانی قاعدہ مثلاً الوہ کو الوہیم کہتے ہیں (آیۃ ۱۲ ...) تو شی سنا اور ائے یروشلم کی بیٹیو محمد عظیم آنیوالے ہیں

۲۔ حضرت دانیال علیہ السلام کی کتاب میں بشارت

مجھ کو اس نے خبر دی، اور مجھ سے اس نے باتیں کیں اور کہا اے دانیال اب میں اس لئے نکل آیا ہوں کہ تجھے دانش اور سمجھ بخشوں۔ جوں تو نے دعا مانگنی شروع کی، وہ یہ حکم نکلا اور میں آیا کہ تجھے دکھلاؤں، کیونکہ تو بہت عزیز ہے۔ سو اس بات کو بوجھ اور اس رویت کو سمجھ۔ ستر ہفتے تیرے لوگوں اور تیرے شہر مقدس کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ تاکہ اس مدت میں شرارت ختم ہو۔ اور خطا کاریاں آخر ہو جائیں، اور بدکاری کی بابت کفارہ کیا جائے، اور ابدی راست بازی پیش کی جائے (آیۃ ۲۳ و ۲۴)

کلام اللہ کی اصطلاح میں عام طور پر یہ بات ہے کہ ایک دن اللہ کا ایک سال کا ہوا کرتا ہے، اور بعض دفعہ ایک ہزار سال کا اور بعض دفعہ پچاس ہزار سال کا ہے مندرجہ بالا پیشینگوئی میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی تاریخ بحساب فی دن ایک سال بعد خرابی بیت المقدس چار سو نوے ۴۹۰ برس میں ہوئی۔ بیت المقدس میں بادشاہ باشیپاشین کے ہاتھ سے تباہ و برباد ہوا۔ اس حساب سے ۵۷۰ عیسوی میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور ہے۔

۳۔ اہل فارس کی کتاب جاماسپی مصنف حکیم جاماسپ بعہد گشتاسپ ۸۵۴ م میں بشارت

عرب کے دشت میں ایک مرد ظاہر ہوگا۔ خوبرو اور خوب گفتار، میانہ قد، گندم رنگ دعوت کرے، اور اس کی برہان تیغ ہو۔ دعوت اسی کی ہفت کشور میں پہونچے اور وہ مرد عورتوں کی طرف مائل ہو۔ کیونکہ اس کا طالع زہرہ ہے۔ اس کے فرزند نرینہ نہ ہوں، اور مادہ ہوں، ہر روز اس کا دین قوی تر ہو، اور جودہ بادشاہوں کی شاہی مقہور ہو، اور ٹوپی کی جگہ عمامہ سر پر رکھیں، اور ہر امر کہ وہ لاویں۔ ان کے کہنے میں سخن دراز


سوار جهانگیر یکران براق
که بگذشت از قصر نیلی رواق

ہوا اور فارسیوں کے آتش خانہ کو برباد کریں اور شاہی اور ہمارے رسوم کو اٹھا دیں

[illegible] (مجوسی) [illegible] گوش (الفارسی) [illegible] سجدہ کریں یعنی [illegible]

انکو نہ کریں۔ اور پینتیس ۳۵ سال [illegible]

ہو۔ [illegible] کا نشان [illegible]

وہ سادہ [illegible] ہو جائے اور [illegible]

ابن بعثت [illegible] کے فرمان [illegible]

کے سب [illegible] وں کے آدمی غلبہ کریں [illegible]

ماریں، [illegible] کو بہتر [illegible] کے ساتھ نینوا از کربلائی [illegible] کریں

۴۔ زبور کی بشارت

[illegible] کریں کے خداوند [illegible] مدینہ [illegible]

خداوند کی بارگاہوں [illegible]

کے لئے للکارتا ہے۔ گورے نے اپنا گھونسلا اور ابابیل نے اپنا [illegible] پایا [illegible] جہاں

وہ بچے رکھیں [illegible] قربان گاہوں کو [illegible] لشکروں کے خداوند [illegible] بادشاہ مبارک

وہ ہیں جو تیرے گھر میں بستے ہیں۔ اے خدا تیری ستائش [illegible] مبارک وہ انسان

جن میں قوت تجھ سے ہیں انکی دل میں تیری راہیں ہیں۔ وے [illegible] کی وادی میں گذر

کرتے ہیں۔ اور [illegible] پہلے برسات نے [illegible] ڈھانپ

لی تھی۔ وہ قافلہ بقافلہ ترقی کرتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ خدا کے آگے صیہون

میں (مکہ میں ایک پہاڑ صیہون نامی ہے) حاضر ہوتے ہیں۔

۵۔ حضرت موسی علیہ السلام کی کتاب خروج میں بشارت

[illegible] میں ان کے لئے ایک ان کے بھائیوں میں سے تجھ جیسا

نبی [illegible] اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالونگا اور جو کچھ میں اسے فرماؤنگا۔ وہ

سب ان سے کہیگا۔ کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لیکے کہے گا۔ نہ سنیگا تو میں اس کا حساب اس سے لونگا۔ لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے، جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا، یا اور معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جائیگا (آیات ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰)

حضرت بی بی سارا رضؓ کی بشارت

دولت اسمٰعیلی آسمانی دولت ہے، اس کے آگے دولت اسحاقی جو اس کا سایہ ہے۔ جاتی رہیگی (تکوین۔ فصیل ۲۱)

۷۔ انجیل کی بشارت

یوحنا۔ باب ۱۶ آیۃ ۱۲، ۱۳ مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنی ہیں، مگر اب تم انکی برداشت نہیں کر سکتے۔ میرے بعد تسلی دینے والا آئیگا، وہ تمام باتیں بتائیگا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہیگا، لیکن جو کچھ سنیگا وہی کہیگا، اور تمہیں آئندہ کی خبر دیگا۔

۸۔ مصر کے ایک اہل علم کی پیشینگوئی

مصر کے لوگ اہل علم قدیمی ہیں۔ ان کے ملک سے ایک پیمصر کندہ نکلا تھا۔ جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوبی کا ذکر ہے

۹۔ سقراط کی پیشینگوئی

یونان میں توحید کا معتقد و پسندیدہ تر مشہور شخص سقراط سے بڑھکر بظاہر کوئی نہیں گذرا۔ اسکی پیشینگوئی اسلام کی بابت کتب انگریزی میں منقول ہے، ایک عظیم الشان بزرگ نبی پیدا ہوگا۔ جو اللہ اور مخلوق کے درمیان روابط وضوابط بیان فرمائیگا میرے لئے یہ کہ واجب ہے۔ اترے آسمان سے ایک عظیم الشان انسان، اور ارشاد کرے ہم کو ثواب کی طرف (نفائس ملاً مذہ المدارس مطبوعہ بیروت ۱۸۸۶ء)

۱۰۔ چین میں پیشین گوئی

درخت حیات کی پیشینگوئی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت آدمؑ نے کی ہے۔ وہی اہل چین میں ابھی تک موجود ہے۔ وہی حیات کی اہل بوٹی کا انتظار ہے۔

۱۱۔ اٹلی میں پیشین گوئی

یہ پیشین گوئی والا کاغذ ایک مکان میں مقفل تھا۔ جس کو ہر ایک بادشاہ نیا قفل لگاتا چلا آتا تھا۔ آخر زمانہ ہرقل میں جب کہ شاہ روم کو مدد کے لئے ہرقل نے بلایا۔ اور قفل ٹوٹا۔ اس میں اسلام کی خوبی اور زمانۂ فاروقؓ میں مکان کے کھلنے کی خبر لکھی ہوئی ہے اور لکھا تھا کہ یہ مکان اس وقت کھلے گا۔ جب کہ عمر فاروقؓ کا دور ہوگا۔ جب کہ وہ خلیفہ رہیں گے۔ مبارک وہ جو ایمان لائے۔

(نوٹ، سات سو سال تک یہ مکان مقفل تھا)

۱۲۔ اسپین میں پیشین گوئی

اس پیشینگوئی کو نصاریٰ اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں۔ جس کو اخبار تیرھویں صدی نے ترجمہ کیا ہے۔ جب طارق بنی امیہ کا سردار اس میں جہاز لے گئے۔ اور اسپین کے بادشاہ کو روپیہ کی ضرورت پڑی تو اس کے دار السلطنت میں ایک مکان تھا جس پر ہر ایک بادشاہ تخت نشینی کے وقت ایک جداگانہ قفل لگاتا تھا۔ اس بادشاہ نے حسب ضرورت مذکورہ اسکو کھولا، اندر سے ایک تختی مکلف نکلی جس میں اسلام کی خوبی کا بیان تھا۔ اور لکھا تھا کہ طارق مسلمان مقدسوں کی طرف سے جب آئیگا۔ اس وقت یہ مکان کھلیگا۔

۱۳۔ اہل فارس میں پیشینگوئی

دساتیر تیرھواں دستور ساسان چہارم۔ ایک قوم بہمنی پینے راست گفتار اور راست کردار

آئے۔ اور تخت پر بیٹھے اور ایک بیمنت کے پیرو پیغمبری میں ہوئے اور ... اور فرمان
الٰہی کو بخش کر دیا۔ اور پارس کے سرداروں اور ساسان کے برگزیدوں کو جو منتخراج
میں تھے، بلایا۔ اس وقت ساسان چہارم نے فرمایا کہ اب نشان بد پہونچا کہ رستگاری
وجاں سپاری ایرانیوں میں نہ رہی۔ جب ایسا کرینگے عربوں میں سے ایک مرد پیدا
ہوگا۔ اور اس کے پیروؤں سے تخت تاج ملک آئین سب گر جائیگا، اور ہو جائینگے
ایران کے سرکش زبردست و آتشکدہ اور آباد یعنی آدم کا خانہ کعبہ بے پیکر ہو جائیگا۔
اور نماز پڑھنے کی طرف چنانچہ ساسان پنجم اس کی شرح فرماتا ہے کہ ایک اور انہیں عربوں
میں مکان سے آباد۔ یعنی آدم کا بنایا ہوا اس میں ستاروں کی صورتیں بنائی ہیں اور بے
صورت ہو کر نماز کا قبلہ ہو جائیگا۔ اس کے بتوں کو اٹھائینگے۔ اور فارس کے آتشکدہ
کو اور اس کے گرد طوس اور بلخ اور دوسری بڑی جگہوں کو وہ عرب لے لینگے، اور انکا
آئین بنانے والا یعنی پیغمبر مرد ہوگا۔

۱۴۔ بھاگوت اور کلکی پران اور بھوشیوکت پران میں بشارت

دنیا کے مختلف انبیا نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بشارتیں دی
ہیں۔ مگر جس وضاحت سے ہندوستان کے بزرگوں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم کی نسبت بشارت دی ہے، ایسی بشارت کہیں نظر نہیں آتی، ہند کے بزرگوں نے
آپ کا زائچہ تک کھینچ دیا ہے، اور از ولادت تا وصال کوئی ایسا واقعہ نہیں ہے،
جس کو چھوڑا ہو۔

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش سے تین ہزار سال
پیشتر بنایا گیا تھا۔ ذیل کے زائچہ والا ہی جگت گرو ہے۔ وہی کلکی اوتار ہے۔

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات نہ صرف کلکی پران اور بھاگوت پران
میں ہیں۔ بلکہ ویدوں اور اپنیشدوں میں بھی نظر آتی ہیں۔ ویدوں میں اس طرح

عطارد و مشتری ثور ۳	شمس حمل ۱ / زہرہ حوت ۵	دلو ۲ / مریخ جدی ۱۱
راس حوت ۴		ذنب قوس ۱۰
سرطان ۵	قمر سنبلہ ۷ / اسد ۶	عقرب ۹ / زحل میزان

کے سام وید کا ہر منتر یا ہر ختم ہوتا ہے۔ یا ہی ہی یہ یا ہو ہو یہ غالباً سام وید کا ہا ہو ہو ہی ہی ہے۔ برہمن عام طور پر بوقت نزاع پانی ڈالتے وقت یہ پڑھتے ہیں۔ در حقیقت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔ ہزارہا سال سے یہ دستور چلا آتا ہے۔ بعض برہمن اس حقیقت سے واقف ہیں پھر بھی تعصب کے مارے اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ اور لکھا ہے وہ اندر ہے دس ہزار قدوسیوں سے فتح پائیگا۔ وہ پتھر کار کھنے والا ہے۔ (وہ پتھر حجر اسود ہے) الوپنشد میں دو جگہ صاف الفاظ میں محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔ اور دکن کے بزرگان ہنود کے سردار بسویشور جب انتقال کر رہے تھے، آپنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا شرن لیلا امرت صفحہ (۲۰۹) پر صاف لکھا ہوا ہے۔ وہ کتاب تقریباً تمام دکن کے شیوا چاری مٹھوں میں قلمی اور مطبوعہ دونوں حیثیت سے موجود ہے۔ یہی بسویشور اور انکے بھانجے چن بسویشور نے آج سے آٹھ سو سال پیشتر کلیانی علاقہ نظام جہاں انہوں نے تبلیغی مرکز بنایا تھا۔ یہ کلمہ طیبہ اپنے مٹھ میں رکھا تھا۔ وہ کلمہ چیلدرگ علاقہ میسور کے مٹھ میں موجود ہے۔ اس کا ذکر آگے آئیگا۔ آج سے چار ہزار سال پیشتر یعنی سری کرشن جی کے ۱۵۸ سال بعد زمانہ پرکشت راجا شک مُنی نے سری کرشنا جی کی زبانی سنی ہوئی پیشین گوئیوں کے متعلق کلکی اوتار یا نگت گرو یا الپنٹرسوتار کو حسب ذیل الفاظ

میں بیان فرمائے ہیں۔

انے شہنشاہ وقت آپ کے وصال کے (۱۱۵) سال بعد سری کرشن جی کی تعلیم کے اثرات ضائع ہوتے رہیں گے، اور سوکھانگ شتر میں مرتخ وغیرہ کا دور رہے گا۔ اس وقت کلیوگ کا ۱۲۰۰ سنہ رہے گا اس وقت پردیودن خاندان سے نند نامی ایک بادشاہ پیدا ہوگا۔ اس حساب سے سندھی کال یعنی دواپار یوگ اور کلیوگ کے درمیانی مدت (۵۸) سال ہوئی اور نند بادشاہ کے زمانہ تک کلیوگ کے (۱۱۵) سال گذر گئے یہی تسک منی سوامی آگے فرماتے ہیں۔ نند خاندان میں ایک سو سال حکومت رہیگی۔ اور بعد ازاں مور خاندان والے اس زمین پر (۱۳۷) سال حکومت کریں گے۔ پھر اس زمین پر شرنگ خاندان والے (۱۱۰) سال حکومت کرینگے۔ بعد ہٗ خاندان کے کنوٗ نامی خاندان (۳۴۵) سال اس زمین پر حکومت کرے گا۔ اس کے بعد آندھر خاندان (۶۴۵) سال حکومت کریگا۔ پھر اس کے بعد ابھیر نامی خاندان (۱۰۹۵) سال حکومت کرے گا۔ بعد ازاں ہون خاندان (۳۰۰) سال حکومت کرے، اس کے بعد ہندوستان پر شہنشاہیت نہیں رہیگی۔ ہندوستان مختلف خودمختار ریاستوں میں بٹ جائیگا۔ اس زمانے میں گناہوں کی کثرت ہوگی۔ اس وقت اللہ رب العالمین کلکی (یعنی بت شکن) کے روپ میں ظاہر ہوگا۔ اس حساب سے سری کرشن جی سے لیکر کلکی اوتار کے ظہور تک (۳۶۵۸) سال ہوتے ہیں۔ تاریخ عالم شاہد ہے کہ کلیوگ کے ۳۶۵۵ سنہ میں اللہ رب العالمین کا کامل مظہر رحمۃ للعالمین بن کر سوائے حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں کوئی ظاہر نہیں ہوا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ کلکی اوتار کلیوگ کے آخر میں آنا چاہیئے کیونکہ

دواپار کے آخیر میں کرشن جی آئے، یہ خیال گذر رہے کہ ...
... ہیں، اس وقت ڈالٹر وتکا نہ ورہوتا ہے بقول ... جب ...
سال گذر جائینگے۔ اس وقت گناہوں کی کثرت ہوگی۔ زمانہ ... کا ...
... زمین کا بوجھ ہلکا کریگا۔ واقعی ایسا ہی ہو اور ... خیال کا ساتھ ...
ہو کلیوگ کا آخری زمانہ (... ۴۳۲ برس) ہوتا ہے۔ یہ بالبداہت غلط ہے ، بیماری
... ہو۔ اور علاج ... کیا جائے۔ فعل عبث ہے۔ اللہ تعالیٰ
... فعل نہیں ... کرتا۔

حضور ... علیہ وسلم میں کلکی پران اور ... کے بیان ... کا ... جو نظر آتے ہیں ... نشانات ... ہیں۔

... اس طرح ... ہوتا ... کے زمانہ میں ہندوستان
میں سورج بنسی ... چندر بنسی خاندان ... آپس میں جھگڑ کے تباہ ہوجائیں گے۔
شاک دیپ (ایران و خراسان) کا بادشاہ اپنے اطراف رہنے والے سورج بنسی
خاندان کو تباہ کر دیگا۔ ... کلیوگ ... سال کے بعد ہندوستان
کی زبردست حکومت بے دینی کی وجہ تباہ ہوگئی۔ اور ملیچھ ... بڑے
گنگا پار تک ان ہی لوگوں کی حکومت ... اور ... کو
تباہ کر دے۔ تاریخ گواہ ہے ... کشمیر ... وغیرہ ...
... میں تباہ ہوگئیں ... ایران ...
زبردست حکومتوں کو شیر ان کے سپہ سالاری میں تباہ کر ...

بعض غلط فہمیوں کی وجہ ہندو اقوام کلیوگ ...
اوتار کا انتظار کرتے ہیں۔ آخر وہ بھی گذر گیا ... یہ ہے کہ ...
... کلیوگ (...)

کو صرف ... دیا ... یہ کہ کلکی اوتار دوبارہ آئیگا۔ وہ زمانہ کلیوگ (۵۰۰۰) کا آخری ... اس وقت عورت کی بادشاہت کا خاتمہ ہوگا۔ اور کالا رتھ آئے گا ... بے گلے ہوئے چلیں گے۔ گویا چھچھوندر اپنے بچوں کو لیکر چلتی ہے اور کوک وکوک گاگ، میاگ۔ نوج یاجوج کا زور ہوگا۔ یہ مہدی کا ظہور ہے بھاگوت اور کلکی پران میں لکھا ہے کہ جگت گرو کلکی اوتار کی پیدائش کی جگہ سشالمل گرام ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ ملکوں کے نام ہر وقت بدلتے رہتے ہیں مثلاً کسی زمانہ میں ہندوستان کو جمبو دیپ کہتے تھے۔ بعد ازاں بھارت ورش نام ہوا۔ اور مسلمانوں کے ورود کے زمانہ میں اس کا نام ہندوستان ہوا۔ اور اب انڈیا نام رکھا گیا ہے۔ غرض جس زمانے میں اس ملک کو جمبو دیپ کہتے تھے اس وقت کے ماہرین جغرافیہ نے تمام دنیا کو سات حصوں میں تقسیم کیا تھا۔ قدیم کتب میں اس کا پتہ نکلتا ہے۔ اور ماہر سنسکرت لغت میں لفظ سپت دیپ پر یہ تقسیم موجود ہے

تقسیم سپت دیپ ہفت اقلیم

نام دیپ	حال کا نام	وجہ تسمیہ
۱۔ جمبو دیپ	ہندوستان آسام برما	اس علاقہ میں جامن کا میوہ عام ہے
۲۔ شاک دیپ	ایران اور خراسان	یہاں میوہ اور ترکاری زیادہ ہوتی ہے
۳۔ کوسند دیپ	روس، جرمنی، چین جاپان	یہاں پہاڑ زیادہ ہیں اور بنجر زمین زیادہ ہے
۴۔ [illegible] دیپ	اٹلی اور یونان	یہاں ہو اس زیادہ ہوتے ہیں۔
۵۔ شالمل دیپ	عربستان اور کنعان	یہاں روئی ریشم جیسی نرم ہوتی ہے
۶۔ کشت دیپ	افریقہ کا علاقہ	یہاں خس یعنی خوشبودار گھاس ہوتا ہے

۷ پشکر دیپ	انگلینڈ، فرانس، اسپین	اس علاقہ میں پانی بہت ہے

بعض کو تعصب اور خود غرضیوں نے اتنا اندھا کر دیا ہے، کہ شنبل گرام کو مراد آباد کے قریب ڈھونڈھنے لگ گئے ہیں۔ آخر نامراد نکلے۔ قدیم جغرافیہ پکار کر کہہ رہا ہے کہ شالمل دیپ سوائے عربستان اور کنعان کی زمین کے دوسرے حصہ کو کسی وقت بھی نہیں کہا گیا۔ اس طرح رشیوں اور منیوں نے حضور سرور

کلیانی جن بسویشور کا سکہ اور اصلی

ಕಲ್ಯಾಣದ ಶ್ರೀ ಬಸವೇಶ್ವರರ

ನಿಕ್ಕಮಡುಬಲ



عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی زمین کو انگلی سے بتا دیا ہے
بھاگوت اور کلکی پران میں لکھا ہے کہ جگت گرو سرور عالم کے باپ کا نام وشنو بھگت عبد اللہ اور ماں کا نام سومتی (آمنہ) رہیگا، اور پیدائش کی تاریخ ۱۲ بیساکھ پیر کا دن دو گھڑی دن چڑھنے پر جگت گرو پیدا ہونگے، اور باپ کا پہلے

انتقال ہوگا۔ ماں کا بعد جگت گرو اسرو رعالم شالمل دیپ کی رانی خدیجہ (رضی اللہ عنہا) سے شادی کریں گے۔ اس شادی میں چچا اور تین بھائی (ابو طالب۔ جعفر۔ عقیل اور حضرت علیؓ) شریک رہیں گے۔ ایک غار (غار حرا) میں پرسرام (جبریل) سے تعلیم پائیں گے۔ اور جب بستی میں آکر تبلیغ کرینگے لوگ تکلیف دینگے۔ تکلیف نہ برداشت کرکے شمالی پہاڑوں میں ہجرت کریں گے۔ وہاں سے تلوار لے کر پھر اسی بستی کو آئیں گے۔ ملک فتح ہو جائیگا۔ جگت گرو اسرو رعالم کا ایک گھوڑا ہوگا۔ جو برق سے زیادہ تیز چلے گا۔ اس پر سوار ہوکر آپ کل زمین کی اور ساتوں آسمانوں کی سیر کرینگے۔ براق کی حقیقت ہندوؤں کی کتب میں تفصیل وار ہے۔ ان کے اولوالعزم سات پیشواؤں کی معراج کی سواریاں براق میں جمع ہیں۔ وشنواکرم کی سواری عورت کی صورت اور پارس ناتھ کی سواری اونٹ اس کی گردن اور شکنی کی سواری شیر ببر اس کا چھاتا برس رام کی سواری گھوڑا۔ اس کے پاؤں شیوا کی سواری بیل اس کا پیٹ وشنو کی سواری گرڑ اس کے پر اور سرسوتی کی سواری مور دم کی ان کل سواریوں کی جامع سواری کلکی اوتار کی سواری ہے۔ جس کو کلکی ودیا یا براق کہتے ہیں۔ اور بھاگوت پران دسویں سکند میں اس براق کی نسبت لکھا ہے۔ اتی شیگرہ گمن اسپ یعنے بجلی سے زیادہ تیز چلنے والا گھوڑا اس سواری کی مورتیں قدیم مندروں میں نظر آتی ہیں۔ یورا کے غار جو اورنگ آباد علاقہ میں ہیں متعدد دیوستان پتھروں میں تراشے ہوئے بت والے ہیں۔ تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ یہ دیوستان دو ہزار سال کے پیشتر کے ہیں۔ منجملہ اُن کے ایک دیوستان ہے جس کا ۔۔۔ ہے۔ اس کا نام رنگ محل ہے۔ اس محل میں ہندو مذہب کو مورتوں کی شکل میں محفوظ کر لیا گیا ہے۔ اس سے قدیم صناعی کا کمال ظاہر ہوتا ہے۔ اس میں ہر اوتار کی مورت کے سامنے اس کی سواری ہے۔ کلکی اوتار جو دسواں اوتار ہے اسکی مورت

نہیں. صرف دو سواریاں چھت میں پتھر میں تراشیدہ ہیں۔ اس براق اور موجودہ مسلمانوں کے گھر والی براق میں فرق یہ ہے کہ وہاں سر پر تاج نہیں ہے۔ وہ براق کا وجود بتا رہا ہے کہ کلکی اوتار کے دو ظہور ہونگے۔ وہ مہدی علیہ السلام کی بشارت ہے۔

بفضل رب العٰلمین صرف رحمۃ للعٰلمین پر ہی یہ کل باتیں ٹھیک چسپاں ہوتی ہیں۔ دوسرے کسی انسان کو اس مقام پر قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔

ہندوؤں کے گنان شاستر میں یعنی فلسفۂ ہند کی کتب میں بھی صوفیانہ طرز پر آپ کی پیشین گوئی کی گئی ہے۔ وہ اس طرح ہے کہ آپ کو ایشانئے روپ یعنی آسمان کہا گیا ہے۔ اور اس کے ماتحت سبدہ ضلق سدیو ذات جس کے وجود سے مٹی پیدا ہوئی۔ اور وامد یو جس کے منہ سے پانی پیدا ہوا، اور اگھو جس کے منہ سے آگ پیدا ہوئی تت پردش جس کے وجود سے ہوا پیدا ہوئی۔ یہ چاروں ایک سردار کے ماتحت ہیں۔ وہ یہ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں ہر جگہ بھرا ہوا ہوں۔ اور میرے قبضۂ قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں۔ اور چار صحابہ چار عنصر ہیں۔ ابوبکرؓ پانی ہیں۔ عمرؓ آگ۔ عثمانؓ ہوا ہیں۔ اور علیؓ مٹی ہیں۔ گنان شاستر یعنی فلسفۂ ہند میں حضرت علیؑ کو بڑی قدر کی نگاہوں سے دیکھا گیا ہے۔ اور ان کے وجود کو علم کا دروازہ کہتے ہیں۔ اور ہندو اب تک علیؓ کی پوجا کرتے ہیں جس طرح حدیثوں میں ہے أنا مدينة العلم وعليٌّ بابها حضرت علی کرم اللہ وجہہ علم کا دروازہ ہیں۔ اس طرح آپ کے نام کو بصورت گنیش لکھا کرتے ہیں۔ اور اب تک ہندو اپنے بچوں کی بسم اللہ خوانی کرواتے ہیں تو یہ صورت سامنے رکھتے ہیں۔

لے یہاں دو [illegible] پر [illegible] پیدا ہونگے لکھا ہے حالانکہ [illegible] سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اختلاف کیسا [illegible] یہ ہے کہ [illegible] گھنٹہ کا دن ہے؟



تو پہلے یہ صورت گنیتی کی صورت موجود رہتی ہے، وہ ہر درس
کے سامنے رکھتے ہیں۔ اور ہر درس والے مکتوب پر گنیتی کی صورت
موجود رہتی ہے وہ درحقیقت لفظ علی ہے۔ ورنہ کوئی انسان ہاتھی کی شکل والا نہیں
ہوسکتا۔ اور نہ ہوا ہے اور فلسفۂ ہند میں صاف لکھا ہے کہ ایشو یعنی ربّ العلمین جس کے مظہر
رحمۃ للعلمین ہیں، انکا بیٹا گنیتی ہے واقعی حضرت علی رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد اور
روحانی فرزند بھی ہیں۔ اور جس طرح عربی میں حضرت علی کو ابوتراب کہا گیا ہے اسی طرح
فلسفۂ ہند میں آپ کو مٹی کا باپ کہا گیا ہے اور کھلے الفاظ میں سدیوجاتی (سید ذات)
کہا گیا ہے۔ یہ گنان شاستر والی پیشین گوئی پانچ ہزار سال کے بیشتر سے چلی آرہی ہے
جب ہندوستان میں مورتی کھنڈن والی جماعت کھڑی ہوگئیں، اور یہ گنیتی کے پوجے
بند ہونے لگے۔ یہ دائمی حیات والی اللہ کے نام والی پیشین گوئی بصورت آدم (۳۸)
سامنے آئی ہے، جو درحقیقت عربی لفظ علی ہے ہر معاملہ میں ان موحد فرقوں نے
ہی لفظ کو جو درحقیقت علی ہے سامنے رکھا، جس طرح بصورت بت یہ سب سے اول
پوجے کے قابل سمجھا جاتا تھا۔ اسی طرح یہ بصورت حرف سب سے اول رکھا گیا۔ یہ راز
اب کم از کم تمام ہندوستان میں اپنی کامل حقیقت کے ساتھ ظاہر ہونا چاہتا ہے۔
عنقریب انشاء اللہ ہندوستان میں ہر گھر اور ہر عبادتگاہ نبی اور آپ کی آل پر
درود پڑھا جائیگا۔ صدیق دیندار چن بسویشور نے اس معاملہ کو ظلمت از بام
کر رکھا ہے تاکہ تمام ثبت ہو اور اللہ کے امر کے آنے کا راستہ صاف ہو جائے
بھوشیو کت پران میں ہے کہ جگت گرو وہی ہے۔ جو لطیف جسم کے ساتھ تمام
دنیا میں بھرا ہوا ہو۔ اور روحانی طاقتوں کا کامل رحیمی صفتوں سے معمور
مالکی اوصاف کا مظہر بنا ہوا دائمی حیات والا ہے
یہ پیشین گوئی صرف حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر چسپاں ہوتی ہے

دوسرے کو اس مقام میں قدم رکھنے کیلئے جگہ نہیں جس طرح رب العلمین اپنے رحمانی تقاضا کی ماتحت اشیاء کی نشوونما کرتا ہے، اور مالکی طاقت کے ماتحت اس کا انتظام کرتا ہے اسی طرح رحمۃ للعلمین رب العالمین کی ہر صفت کے کلی مظہر ہیں۔ کسی انسان کو یہ مقام نہیں ملا۔ اور نہ ملے گا۔ اس کی حقیقت تصوف کی کتب میں نظر آئیگی۔ اور دوسرا حصہ حیات النبیؐ کا ہے اور تیسرا حصہ لطیف جسم سے تمام دنیا میں بھرا رہنا اس طرح ہے کہ آپ کو تقریباً تمام دنیا کی اقوام ہر وقت یاد کرتی ہیں۔ اور آپ کو آپ کی حقیقت کے موافق مانتے ہیں۔ مگر ان کو خبر نہیں کہ وہ آپ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مثلاً ہندوستان کے توحید پرست آپ کو آتما کہتے ہیں۔ اور ہر ممکن ذریعہ سے آتمک روپ یعنی فنا فی الرسول ہونا چاہتے ہیں۔ یعنے سب کے ہوں، سب میں ہوں۔ تعصب اور طرف داری سے علیحدہ اکھنڈ گنانی ہوں جزو سے کل میں آنے کے لئے ندیوں کے کنارے پر آشرم و خانقاہیں بناتے ہیں۔ اور شانتی (اسلام) کے طلب میں سارا جہاں چھان مارتے ہیں۔ ہر کس و ناکس کو اپنے دل میں جگہ دیتے ہیں۔ یہ سب کرتے ہیں۔ مگر حضورؐ کی صورت جسم والے نام سے دور رہنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ پاؤں کے نیچے کی زمین سر پر آکے پڑی ہے۔ زمینی لوگ چالاکی سے مسلمانوں اور اپنے اقوام کے درمیان دن بدن زبردست خلیجیں حائل کر رہی ہیں۔ اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا روئے مبارک بدتر سے بدتر حیثیت میں پیش کر لیے ہیں۔ تاکہ اپنی قوم مسلمانوں میں جذب ہونے سے بچ جائے۔ حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ اُن کے بزرگوں نے آٹھ سو سال پیشتر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی کتب کی پیشین گوئیوں کی بنا پر مانا تھا۔ بعض راجا ایمان لائے تھے، آج پانچ سو سال سے اس ملک کے باشندے مسلمان

اقوام میں سخت منافرت پیدا کر دی۔ آج کل اس بات کی حد درجہ کی کوشش کی جا رہی ہے۔

ہندوؤں کے مقدس مقاموں میں سے وہ کونسا مشہور مقدس مقام ہے۔ جہاں کلمہ طیبہ رکھا ہوا نہیں ہے۔ ہندوؤں کے مشہور مقدس مقام مثلاً شرنگ گری۔ رامیشورم۔ چیدمبرم۔ سری رنگم۔ بابا نانک کا گرو دوارہ۔ مرہٹی منٹھ۔ تلنی وردی۔ گر گنجی۔ یہ کل مقامات میں صاف اور واضح طور پر عربی حروف میں کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہے۔ معلوم ہوتا ہے جب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔ ان خانقاہوں کے سردار ایمان لائے تھے

بابا نانک کا ایمان حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر

آٹھو پہر ہوندے رہن کھانس منتہ رسول وہ دوزخ وچ کیوں رہن جنا حیت نہ یار رسول یعنی جو لوگ آٹھوں پہر غافل رہیں، دنیا کی لذت میں مبتلا رہیں۔ ایسے لوگ دوزخ میں کیوں نہیں رہینگے۔ ان کو رسول کی فکر ہی نہیں ہے گرنتھ صاحب صفحہ ۲۹۷ معراج پر ایمان۔ تاں پیغمبر نوں جبرئیل لے گیا اور اتھاں پردہ وچ پیغمبر تال خداوند دی گلا ہو یا اور پردہ وچ خدا دی شبیہ دسدی سی تاں آواز آئی اے پیغمبر ایہہ تیری شبیہ ہیں تو میری شبیہ ہیں تاں تے اپنے روپ دی صورت سب جگہ ظاہر ملی ہے شیشہ وچ نظر آوندی ہے۔ اس طرح میں سب جگہ ہاں اور تیرا آئینہ صاف ہے۔ اور تیرے وچ میری شبیہ نظر آوندی ہے (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۶۳)

یعنی جبرئیل پیغمبر کو لے گئے۔ اور وہاں پردے میں خداوند تعالیٰ کی پیغمبر سے گفتگو ہوئی۔ پردے میں خدا کی شبیہ بیٹھی ہوئی تھی۔ اس وقت آواز آئی اے پیغمبر میری تیری شبیہ ہیں تو میری شبیہ ہے۔ اس طرح آپ کے روپ کی صورت

سب جگہ ہے۔ مگر صاف شیشہ میں نظر آتا ہے۔ اس طرح میں سب جگہ ہوں
ور تیرا آئینہ صاف اور تجھ میں میری شبیہ نظر آتی ہے۔

مانک پرکھو بھنا با والے کا ایمان حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر

مانک پرکھو چند صدی بیشتر علاقہ نظام میں بہت بڑے ہندوؤں کے مقدس بزرگ گذرے ہیں۔ آپ ہزارہا برہمنوں کے مرشد ہیں۔ اس وقت لاکھوں آپ کے معتقد ہیں۔ آپ کی مشہور کتاب پد مالا کے صفحہ ۳۹ پر حسب ذیل عبارت موجود ہے

"وہ ہے بندہ جو ہے بندہ راہ نہ جانے سو ہے گندہ لا الٰہ سے دم کو لیکر الا اللہ میں ٹھہر جانا محمد رسول اللہ کہکر نبی صلی کا رخ پانا۔ قول ہے رسول اللہ کا روزہ نماز کرتے رہنا۔ اپنے دم پر قائم رہکر موت کے آگے مر جانا ہے۔ مانک سگ ہے نبیؐ کے در کا باندھ لیا گلے تاگا ہے۔ میری رب کے ہاتھ میں جدھر کھینچا۔ ادھر کھچا گا
پد مالا صفحہ ۳۱

اس وقت بھی اس مٹھ کا دستور ہے کہ دین جگا کر باہر نکلتے ہیں۔ سبز جھنڈا ان کا نشان ہے۔

تلسی داس مہاراج کا ایمان حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر

ایک دن کا واقعہ ہے کہ تلسی داس مہاراج حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کی حقیقت پر غور کرنے لگے ساتوں آسمانوں کی سیر کے مضمون پر بار بار کہنے لگے۔

"اس دوالے در نہیں نبیؐ کیو کس در معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی بیوی بھی مسلمان تھیں۔ کیونکہ بیوی نے جواب دیا۔ جیسا آئیو جیسا چکشو میں عکس۔ یعنے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسا گئے جس طرح نظر جاتی ہے۔ تلسی داس مہاراج کی نیز کے [illegible] انکا سا ان معلوم ہوتا ہے

کہ ہندوؤں کی کتابوں سے ملا۔ تلسی داس نے ایک کتاب سنگ رام پرن کا ترجمہ کیا ہے۔ جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر انسان کا ایمان لانا ضروری بتایا گیا ہے اترجمہ حسب ذیل ہے۔

یہاں کچھ بات کچھ راکھوں — ویدپران سنت بھاکوں
آکی طرفداری جانداری ہیں میں کچھ نہیں کہونگا — ویدیں اور پرانوں میں بزرگوں کا جو کہنا ہے وہی کہونگا
برکھ سہس دس سندرم ہوئے — تہ کے بعد نہ پائے کوئے

دس ہزار برس کی ولایت تمام ہو گی۔ پھر اس کے بعد کوئی یہ مرتبہ نہیں پا سکتا یعنی نبوت ختم ہو گی۔

دیس عرب بھرک لتا سہائے — سو تھل بھوم گت سو کھگ رائے

دیس عرب میں جمعہ کا خوش نما ستارہ ہوگا۔ کیا ہی شان کی زمین ہے۔ اے کھگ رائے ذرا اس کی حقیقت سنو

سمیھو سمت تا کر ہوئے — سندرم رام اویس تھتھ سوائے

انہونی بات یعنی معجزے اس سے ظہور میں آئیں گے۔ دین اللہ قائم کیا جائیگا۔ وہی

سمت بکرم کی دوا لگا — مہا کوک تس جیتر بیتگا

سمت بکرماجیت کی سمندروں کی تعداد کے موافق یعنی ساتویں صدی میں کیونکہ سمندر سات ہیں، جو نہایت اندھیری رات میں مانند چار آفتاب کے چمکیگا۔

راج تدیت بھو پریت دکھائے — این ست سب کا سمجھائے

بادشاہی قاعدہ کی موافق خوف دلا کر خلق و محبت ظاہر کر کے اپنا دین سب کو سمجھائے گا۔

جیتر سندرم ست چاری — تنکی نیس ہوئی بھو بھاری

عاقل واللہ کے بھوک یعنی خلیفے چار ہوں گے۔ ان سے بہت بھاری نسل

پیدا ہو گی

نگم آگم سوی نیج ایا را — بیتی آیا اور ملیت جہارا

اُن کا جلال سمندر جیسا بے انتہا ہوگا۔ یعنی گرم ہوگا ان کے درمیان میں

تب تک سندرم جیمی کوئے — بنا محمد پار نہ ہوئے

اس دین کے جاری رہنے تک جو کوئی خدا تک پہونچنا چاہے تو بے وسیلہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں پہونچے گا۔

تیشی مانسی جبنت بھکھاری — شمرت نام ہوئیں پرت دھاری

عابد لوگ بڑے بھیک مانگنے والے اسی نام کا وظیفہ کرکے بڑے مرتبہ والے ہوجائینگے

بن اچیار بچار دھنشیا — دھنش بھیجیں جان کلیسا

چھوت پاک پوجا پاٹ چھوڑ کے جو آئے وظیفہ پائے۔ اس کے نام سے دور ہوئیں۔ اس سے دین و دنیا کی فکر کریں۔

سوسا بج مکش تر یا دیں — ہرور اس کو دید کھا دیں

اللہ کی محبت میں مٹ جائیں گے۔ اور وہی نجات پائینگے۔ بار بار اچھی طرح سے وید یہی کہتا ہے۔

تب ہوئے سنگ لنگ اوتارا — مہدی کہیں سکل سنسارا

تب ہوگا سنگ لنگ اوتارا — مہدی کہینگے اسکو تمام جہان والے

پھر سندرم تمان نہیں ہوئے — تلسی بچن ست ست کوئے

ان کے بعد پھیر ولایت ہوگی — تلسی داس یہ بات بالکل سچ سچ کہتا ہے

دکن کے بزرگان ہنود کے سردار بسو لیشور کا واقعہ شرن لیلا امرت جو تقریباً تمام مٹھوں میں قلمی اور مطبوعہ موجود ہے۔ اس کے صفحہ (۲۰۹) پر لکھا ہوا ہے کہ بوقت نزع بسو لیشور نے کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا اور جین بسو لیشور دوسرے

نمبر پر بزرگ مانے جاتے ہیں۔ ان کے پاس کا سکہ اور ہیلی اب تک اسی گاؤں کے مقام پر موجود ہے جس کے معتقد چالیس لاکھ سے زائد تک ہیں، وہ کلمہ طیبہ عربی حروف میں چاندی کے پٹی پر کندہ ہے، اور اطراف اس سکہ کے ایک سونے چاندی کی ہیلی ہے، جو ہر نئے گرو کے گلے میں ڈالی جاتی ہے اور یہ کلمہ طیبہ ہاتھ میں دیا جاتا ہے۔

دکن کے سنار قوم جن کی مذہبی کتب میں کلمہ طیبہ کے علاوہ اور بہت سے بزرگان دین کے نام ہیں۔ اور یہ سنار کھاتا کھانے کے پیشتر ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر معین الدین کی دوست تیرا ہو دین کہکے کھاتے ہیں۔ اور خصوصی شکایت کے اکثر مٹھ پیٹی سبز جھنڈا رکھے ہوئے ہیں۔ اور بعض جگہ چڑوں میں قربانی کی جاتی ہے اور فاتحہ ہوتی ہے۔ غرض ہندوؤں کے ویدوں میں شاستروں میں پرانوں میں اور مٹھوں میں اور تاریخی کتب میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام موجود ہے اور مرتے وقت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام تلقین کیا جاتا ہے۔ پھر بھی یہ قوم ظاہرہ صاف الفاظ میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینا نہیں چاہتی اس کے دو وجوہات ہیں۔

(۱) مسلمانوں کی غلطی اور غفلت ہے کہ ان کے بزرگوں نے تبلیغ کی تھی۔ اور انہوں نے اپنے باپ دادا کے عمل کو نکمہ سمجھ کر چھوڑ دیا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ گذشتہ پانچ سو سال سے سیاسی جماعت نے اپنی قوم کو مسلمانوں سے نفرت دلانا شروع کر دیا۔ اور مخالفت اور دشمنی بڑھادی۔ چونکہ مسلمانوں سے عداوت ہے۔ اور مسلمان حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے شیدائی ہیں۔ اسی وجہ سے ہندوؤں نے نبی کا نام لینا چھوڑ دیا۔

دکن کے ہندو کے مستند سردار جن کی علمیت کا شہرہ عام ہے مثلاً سرود نامورتی۔ اور بردرمنی سوامی ان دونوں نے اپنی تصنیفات میں لکھا ہے کہ دنیا

اوتار جگت گرو (سرور عالم) کا ظہور ہو چکا ہے۔ دیکھو سر دونا کا قول شری لیلا امرت صفحہ ۱۱۴ اور بدومتی کا قول صفحہ ۲ اس طرح حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لطیف جسم کے ساتھ کل ہندوستان میں بکھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔

اب عیسائیوں کا حال دیکھئے۔ کوئی عیسائی ایسا نہیں ہے جو یہ نہ کہتا ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں، اور کوئی عیسائی ایسا نہیں ہے، جو یہ مانتا ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بیشتر اللہ تعالیٰ نے اپنے نوکروں کو بھیجا۔ کام نہ بنا تو بیٹے کو بھیجا تب بھی کام نہ بنا۔ بیٹے کے بعد اب وہ خود آئیگا۔ درحقیقت یہ عیسائی نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو آپ کی بعثت کے بیشتر سے مانتے چلے آ رہے ہیں، ابوت کی تصدیق حدیثوں سے ہوتی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بظاہر دیکھنے کے لئے میں آدم کا بیٹا ہوں درحقیقت روحانی طور پر آدم کا باپ ہوں اور فرماتے ہیں انا من نور اللہ وکل شیئ من نوری من احب ان ینظر الی ابراھیم فلینظر الی ابی بکر و من احب ان ینظر الی نوح فلینظر الی عمر و من احب ان ینظر الی ادریس فلینظر الی عثمان و من احب ان ینظر الی یحیی فلینظر الی علی و من احب الی عیسیٰ بن مریم فلینظر الی ابی ذر غفاری غرض ہر عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کے باپ کو ضرور یاد کرتا ہے، بوجہ تعصب یا مسلمانوں کی مخالفت کی وجہ یہ نہیں کہتے کہ وہ باپ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، آپ ہر مقدس مقام میں اور ہر گھر میں موجود ہیں۔ اور باقی رہے مسلمان وہ کونسا مسلمان ہے جو بار بار آپ پر درود نہیں پڑھتا۔ اس طرح ہندوؤں کی پیشین گوئیوں کے مطابق آپ جگت والی یعنی لطیف جسم کے ساتھ جگت میں بھرے ہوئے ہیں۔ ایسی حالت میں ہم مسلمانوں کا فرض ہے کہ دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے کوشش کریں۔ جس کے دل میں امن کا خیال نہیں وہ مسلمان نہیں۔ وہ اپنے کو غیر قوموں کے نمبر میں دیکھتا ہے۔ وہ صرف اس کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

میں ہے۔ دیگر اقوام کو اپنے اندر ہضم کرنا ہی اسلام کا ایک امتیازی نشان ہے
اللہ ہر مسلمان کو اس کام کی توفیق دے

آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔



خاکسار

صدیق دیندار چن بسویشور

مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۳۲ف

معیار ہفتم

سرور عالم وجگت گرو، وہی ذات ہو سکتی ہے، جو فطرت انسان کے مطابق بنے ہوئے چاروں مذاہب یعنی برہمن (فقیہ) چھتری (مجاہد) ویش (تاجر) شودر (مزدور) کے لئے نمونہ ہو۔

اس معیار پر بھی صرف ایک ذات پاک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی پورے پورے اترتے ہیں۔ ان مذاہب میں منجملہ دیگر اعمال کے ایک عمل قربانی بھی ہے جنکو اس کتاب میں تفصیل وار بیان کیا گیا ہے، انشاء اللہ جس وقت کنڑی کتاب جگت گرو کا پورا ترجمہ شائع ہوگا۔ اس میں دیگر اعمال کا بھی ذکر آئیگا۔ ہوھذا
قرآن کریم میں آیا ہے۔ و لکل امۃ جعلنا منسکاً لیذکروا اسم اللہ علی ما رزقھم من بھیمۃ الانعام اور ہم نے ہر ایک امت کیلئے قربانی فرض

کردی ہے وہ اس طرح کہ وہ لوگ اللہ کے دئے ہوئے چوپایہ جانوروں پر اللہ کا نام لے۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ وَالبدن جعلنٰھا لکم من شعائر اللہ لکم فیھا خیرٌ فاذکروا اسم اللہِ علیھا صوافّ فاذا وجبت جنوبھا فکلوا منھا واطعموا القانع والمعترّ

اے مسلمانو! ہم نے اونٹ کو تمہارے لئے اللہ کے نشانوں سے بنایا ہے۔ اس میں تمہارے لئے بھلائی ہے۔ جب وہ صف بنائے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں تو انہوں ان پر اللہ کا نام لو۔ جب وہ اپنے پہلوؤں پر گر جائیں تو اس سے خود کھاؤ۔ اور غریبوں اور فقیروں کو کھلاؤ۔

اس قول کے مطابق ہم ہر قوم میں قربانی دیکھتے ہیں۔ یہ برہمن قوم جو اس وقت گوشت سے بہت پرہیز کرتی ہے، ان کے اصول میں سب سے اول اصول قربانی ہے۔ آج کل اس مسئلہ میں پیچیدگیاں پڑ رہی ہیں۔ ایسی صورت میں ہمارا فرض ہے کہ خصوص ہندوؤں کو ان کے اصول سے واقف کرائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ ہمارا مضمون ہندو مسلم اتحاد کیلئے جادو کا کام دیگا۔ تجربہ نے بتایا کہ عداوت کا سامان دراصل مسئلہ قربانی گاؤ ہے۔ اس عداوت کے پیدا کرنے کی دو وجہ ہیں۔ پہلی وجہ یہ کہ جب سے مسلمان ہندوستان میں آنے لگے، تب سے ہندوستان کے پولٹیکل ہندو لیڈر ہندوؤں کے ذہن میں گائے کا تقدس جمانے لگے، یوں تو تقدس اس سے بھی چند سال پیشتر خاص خاص قوموں میں بے حقیقت طور پر تھا۔ جب دیکھا کہ یہی ایک مسئلہ ہے مسلمانوں کے مقابلہ کی ایک جماعت تیار ہوسکتی ہے۔ تو دن بدن اس میں جان ڈالنا شروع کیا۔ اور اسی طرح قوم کے جذبات کی ربوبیت کرتے رہے، جب مغلیہ سلطنت کمزور ہوگئی ہندوؤں نے اس مسئلہ کو کامیابی کا آلہ بنایا۔ چنانچہ سیواجی بار بار لکھتا تھا کہ "گائے کو بچاؤ"

تو تمہارا دھرم بچتا ہے۔ گائے کی بے عزتی تمہارے دھرم کیلئے بے عزتی ہے
دھرم کے واسطے مرجانا چاہیئے۔ مرتے مرتے مارنا چاہیئے۔ مار کر اپنے قبضہ میں اپنا ملک
لینا چاہیئے"۔ اس موقع کے علاوہ اکثر موقعوں پر پولیٹیکل پارٹی نے اس سے ناجائز فائدہ
اٹھایا۔ اور ناحق انسانوں کا خون کیا۔ اور آج کل اسی ایک بات پر زور دیا جا رہا ہے
اور دن بدن گائے کا تقدس بڑھ رہا ہے۔ ایسے موقع پر ہر با اخلاق آدمی کا فرض ہے
کہ اس راز کو طشت از بام کرے۔ وہ یہ ہے کہ عام ہندوؤں کو ہر ممکن طریقہ سے ظاہر
کردے کہ گائے کا تقدس اُنکا کوئی مذہبی اصول نہیں ہے۔ یہ درمیانی آئی ہوئی چیز
ہے۔ اس طرح ہندوؤں کو پولیٹیکل میدان سے نکالکر مذہبی میدان میں
لائے۔ اس کام کا اولین فرض مسلمانوں کا ہے۔ کیونکہ پہلی ذمہ داری اُن کی
یہ ہے کہ گائے کے تقدس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ ہوتا ہے کیونکہ آپ نے
گائے کی قربانی کی۔ اور دوسری بات یہ کہ ان کی خاموشی سے ہندو ناجائز طور پر
اسی ذریعہ سے اتفاق پیدا کرتے ہیں۔ بزعم خود ایک دن مسلمانوں کو گائے
کی دم پکڑکے ہندوستان سے باہر نکال دینے پر تلے ہوئے ہیں۔ اس شیطانی
حرکت کو اللہ تعالے خوب جانتا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہر ممکن ذریعہ سے ہندوستان
کو یہ بتایا جائے کہ گائے کی قربانی ان کا مذہبی فرض ہے۔ اور گوشت خوری اُن کا
مذہبی شعار ہے۔ اس طرح ہماری چند دن کی جان توڑ محنت سے ہندو مسلم
اتحاد ہو کر دھرم راج قائم ہوگا۔ اور ہمارا فرض ہے کہ ہندوؤں کے سامنے قربانی
گائے کا مسئلہ بار بار رکھیں جب سے مسئلہ قربانی گاؤ ہندوستان میں دورہ
لگا رہا ہے کبھی امن نہیں رہا۔ اے ہندو بھائیو! ہندو مسلم اتحاد کے مسئلہ پر
گائے کو قربان کردو۔ اسی طرح قربان کرو۔ جس طرح والملک جی نے شیوں
کی دعوت میں قربان کیا تھا۔ یا اس طرح قربان کرو جس طرح اتفاق کیلئے منوجی نے

نربدا ندی پر پانچ لاکھ گائیوں کو قربان کیا تھا۔ یا اس طرح قربان کرو جس طرح سیتا جی نے آفت سے بچنے کیلئے ایک ہزار گائے گنگا کے کنارے پر قربان کیا تھا۔ یا اسی طرح قربانی کرو جب یگ کا وقت آیا تو سری کرشن جی نے ایک گائے قربان کی تھی۔ یا اسی طرح قربان کرو۔ جس طرح حضور ابراہیمؑ نے اپنے مہمانوں کے خاطر ایک بچھڑا قربان کیا تھا۔ یا اسی طرح قربان کرو جس طرح موسیٰ علیہ السلام نے بت پرستی کو توڑنے کیلئے مقدس گائے کی قربانی کی تھی۔ یا اسی طرح قربانی کرو۔ جس طرح دوستوں کی خاطر حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک گائے کی قربانی کی تھی۔

چونکہ مسلمانوں کے پاس کامل اور غیر محرف و غیر متبدل دستور العمل ہے ممکن نہیں کہ کوئی مسلمان شریعت کے خلاف قدم مارکر ایک دن کے لئے بھی کامیاب رہ سکے۔ اس وقت مسلمانوں کے ہاتھ میں وہی قوانین ہیں جو تیرہ سو سال کے پیشتر تھے۔ دنیا میں سوائے اس قوم کے دوسری کوئی اور قوم نہیں ہے جس کے قوانین اصلی حالت میں باقی رہے ہوں۔ اسی وجہ سے مسلمان گاؤ کشی جیسی اپنے پیغمبر سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنت حسنہ کو ایک دن کے لئے بھی نہیں چھوڑ سکتے۔ گویا لوگ اب مرور زمانہ کے زیر اثر ہو کر اپنے پیغمبروں اور اوتاروں کا سنت حسنہ چھوڑ دیا۔ بلکہ تمسخر کیا۔ قرآن کریم میں یہ صحیفہ موسیٰ مجمل ہے کہ ان اللہ یامرکم ان تذبحوا بقرۃ یعنی تحقیق اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو جس کی تفسیر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمل اور قول ہے مثلاً یہ ہے کہ آپ نے ایک دفعہ گائے ذبح کر کے دوستوں کی ضیافت کی تھی اور حدیث یہ ہے کہ ہر سات مسلمانوں میں ایک گائے کی قربانی ہونی چاہئے۔ ایسی صورت میں کوئی مسلمان ممکن نہیں کہ وہ دستور العمل کو چھوڑ دے۔ وہ جانتا ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث

میں برکت ہے۔ ہندوستان میں آج سے پانچ سو سال پیشتر ایک عیار جماعت نے گاؤ رکھشا کو زور دیا۔ اور جوں جوں مسلمانوں کی سیاسی طاقتیں کمزور ہوتے گئے۔ ایسے ایسے یہ فتنہ انگیز مسئلہ طاقت پکڑتا گیا۔ اس طرح ان مکاروں نے اسی فتنہ کے ذریعہ مسلمانوں کا اقتصادی حال خراب کر دیا قوموں میں عداوت ڈالدی اسلام کو ذلیل کرتے لگ گئے اسلام کی اشاعت میں ایک زبردست دیوار آڑ آگئی۔ وہ قوم جو اسقدر گوشت خوار کہ سور تک نہیں چھوڑتی۔ مثلاً مرہٹہ۔ راجپوت۔ انھوں نے صرف ایک گاؤ کے مسئلہ کی وجہ سے ہم سے لین دین چھوڑ دیا۔ چھوت چھات شروع کی۔ اور ان مکاروں نے اس خفیہ انقلاب سے ہندوؤں کے دلوں میں صرف گاؤ کشی سے نفرت ہی نہیں پیدا کر دی بلکہ گاؤ کشی کے موقع پر غیض و غضب پیدا کر دیا۔ ہم جانتے ہیں کہ ایک زمانے کی ناجائز کوشش نے عوام کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی ہے۔ تو ایسی صورت میں ہر با اخلاق انسا کا فرض ہے کہ ہندو مسلم اتحاد کیلئے یہ ناجائز انقلاب کو دور کرنے کیلئے ہمہ تن کوشش کرے وہ یہی کوشش کہ ان عیاروں کی عیاری کو طشت از بام کیا جائے اور ہندوؤں کو ان کے قدیم مذہب پہ لایا جائے اور ان کو مذہبی غیرت دلائی جائے اور ان کو ان کے اوتاروں اور رشیوں سے محبت پیدا کرادی جائے اور ان کو یہ سمجھا دیا جائے کہ اے دھوکا۔ خوردہ بھائیو غور کرو جب تم گاؤ کشی کرنے والے لوگوں سے نفرت کر رہے ہو تو درحقیقت تم سری رام جی اور ستیا جی سے نفرت کر رہے ہو کیونکہ انہوں نے گنگا ندی پر ایک ہزار گائیں قربان کی تھیں۔ و الملک پران پڑھ کر دیکھو اور تم درحقیقت منوجی جو دھرم شاستر کے اوتار ہیں۔ ان سے نفرت کر رہے ہو کیوں انہوں نے نربدا ندی پہ پانچ لاکھ گائیں قربان کی تھیں۔ دیکھو ہماری ورت پران اور یہ نفرت مسلمانوں سے نہیں کر رہے ہو بلکہ درحقیقت تم سری کرشن جی بھگوان اور

ارجن جی سے کر رہے ہو۔ کیونکہ ان دونوں نے ایک دفعہ یاگ کے وقت گائے قربان کی تھی دیکھو بھاگوت پران اور تم نفرت مسلمانوں سے نہیں کر رہے ہو بلکہ والمک رشی اور وسشٹ منی سے نفرت کر رہے ہو کیونکہ والمک کے آشرم میں گائیں کاٹ کر کھائی گئیں دیکھو اترام چرتر مختصر یہ ہے کہ ویدوں یا پرانوں اور شاستروں کا وہ کونسا رشی ہے جس نے گوشت نہیں کھایا۔ اللہ کے پاس وہ لوگ جواب دہ ہیں جو ایک ناجائز جذبہ ہندوؤں میں گاؤ رکھشا کا پیدا کر کے اب تک ہزاروں کا خون کروایا اور سارے جہان کے پیشوا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کو حقارت کی نظر سے دیکھا اور اسلام کو ذلیل کیا اور مسلمانوں کی دل آزاری کی۔ میں حیران ہوں کہ دنیا نے ایسے موذیوں کے لئے قانون کیوں نہیں بنایا۔ اب وہ زمانہ آ چکا ہے کہ دنیا اس مسئلہ پر غور کریگی اس مسئلہ کو خود اس زمانہ کے اور قدیم مقتدر ہندو لیڈر صاف کر رہے ہیں۔ ذیل میں اطمینان کیلئے چند حوالے دئے جاتے ہیں۔ اگر ادنیٰ شک باقی ہو تو کرنال کے علاقہ کے کسی دیندار برہمن سے خط و کتابت کر کے یا خود پوچھ کر مسئلہ صاف کر سکتے ہیں۔ اے ہندو بھائیو آؤ ہم سے ملو ہم آپ کو ہر طرح سے خوش آمدید کہنے کے لئے تیار ہیں۔ اللہ تعالیٰ وصل چاہتا ہے اور شیطان فصل چاہتا ہے اور ہر رشی و منی و اوتار اسی کام کے لئے آیا اسی کے مقابلہ میں ہر وقت شیطان جدائی اور نفرت پیدا کرتا رہا ہے۔ اے سمجھدار بھائیو! خدا کی طرف آؤ شیطان کی طرف مت جاؤ۔

۱۔ سری کرشن جی نے یاگ یعنی قربانی کا وقت آ پہونچنے کی وجہ سے کتنی جانور قربان کئے ان میں ایک گائے بھی تھی (بھاگوت دسواں اسکند باب ۵۸)

۲۔ ایک دن والمک رشی نے وشسٹھ منی کی ضیافت کی۔ اس ضیافت میں کئی رشیاں اور رانیاں اور معزز ہندو شریک تھے۔ طعام حضر و بیلوں کے گوشت

سے تیار کیا گیا تھا (انزام چر تر صفحہ ۴۳)

۲۔ سیتا دیوی نے ونواس جاتے وقت گنگا ماتا سے منت کی تھی۔ کہ اے گنگا مائی اگر میں ونواس سے صحیح سلامت واپس آؤنگی۔ تو تیرے کنارے پر ایک ہزار گائے قربان کرونگی۔ اور سیتا دیوی بفضل خدا صحیح سلامت واپس آئیں، اور ایک ہزار گائیوں کی قربانی کی (والمک پوران اجودھیا کھانڈ سوک ۲۰۔۵)

۴۔ ایصال ثواب کے لئے گائے کا گوشت کھلوانا بہترین طریقہ ہے۔

(ایستھنب گرنتہ سوتر ۱/ صفحہ ۵ باب ۱)

(۵) ایصال ثواب کیلئے اور قربانی کیلئے گائے کا گوشت ضروری ہے۔

(ایستھنب گرنتہ تیسرا کھانڈ)

(۶) ایصال ثواب کے لئے اگر برہمنوں کو گائے کا گوشت کھلایا جائے تو باپ دادا ایک سال تک نجات پاتے ہیں (ایستھنب گرنتہ سوتر ۲/ صفحہ کھانڈ ۱۷۔۱۵

(۷) ایصال ثواب کی دعوت میں مدعو شدہ برہمن اگر گوشت سے نفرت کرے تو اس جانور کے جسم پر جس قدر بال ہیں، اتنے دن وہ دوزخ میں رہتا ہے۔

(کورم پران سوتر ۱۰/ ۴ ادھائے ۱۷)

۸۔ اگر کوئی شخص مذہبی اصول کے مطابق قربان کرکے گوشت نہ کھائے تو وہ مرنے کے بعد اکیس گوشت خوار جانوروں میں جنم لیتا ہے (منوسمرتی باب ۵)

(۹) منوجی نے ایک دفعہ ترید اندی پر کثرت سے جانوروں کی قربانی کی تھی۔ ان میں پانچ لاکھ گائیں بھی تھیں۔ اس ضیافت میں پانچ کروڑ انسانوں نے کھایا

(برھاوی ورت پران)

اس مسئلہ قربانی گاؤ یا گوشت خواری کی نسبت صرف ہماری ہی تحقیقات نہیں

ہیں، بلکہ اس زمانے کے سمجھدار ہندو بڑے زور سے اعلان کر رہے ہیں. منجملہ ان کے لوکمانیہ تلک ہیں جنہوں نے بڑودہ کانفرنس میں فرمایا تھا " دو ہزار سال بیشتر ہندو اپنے مذہبی اصول کے ماتحت جانوروں کی قربانی کیا کرتے تھے، ان کے خون سے ندیاں سرخ ہو تی تھیں (اخبار کیسری مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۰۴ء)

اسی مسئلہ پر بڑی فصاحت سے پنڈت گری دہر آشرم چترویدی فرماتے ہیں. قربانی کے مسئلہ میں جانوروں کا ذبح کرنا نہیں ہے. کہنے والا کون ہے! یہی تو ایک چیز تھی کہ جینی اور بدھوں نے علیحدگی اختیار کی.

(ہمرتی ورنی پرکھاکر پرکاشک سرسوتی بھنڈار کاسی صفحہ ۵)

اسی مسئلہ پر حال میں ڈاکٹر مونجے کانپور والے نے بہت روشنی ڈالی ہے، اور ہر جگہ یہی تلقین کرتے پھرتے ہیں کہ جانوروں کی قربانی ہندوؤں کا فرض اولین ہے اور جب تک ہندو گوشت کھاتے رہے، تب تک سوراج رہا. جب سے بدھوں اور جینیوں نے ہم سے گوشت خوری چھڑوائی. تب ہی سوراج گیا. دوبارہ سوراج لینا ہے تو گوشت کھاؤ. اس ڈاکٹر کے ساتھی چترویدی سری ویدی صاف طور پر اعلان کر رہے ہیں کہ گائے کی قربانی کر کے گوشت کھانا عین ہندو دھرم ہے، اور قدیم سے چلا آتا ہے. (دیکھو مختلف اخبارات)

یہ حالات اور واقعات بتاتے ہیں کہ گاؤ رکھشا مسئلہ کی بنیاد فساد پر ہے. اس فساد کو دور کرنا ہر ایک نیک آدمی کا کام ہے بخصوص مسلمانوں کا مذہبی سیاسی فرض ہے کہ اس بلا کو ہندوستان سے دور کرنے کی کوشش کریں. پہلا تو اسلام پر یہ سخت حملہ ہے. اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ذلیل کرنے کا زبردست آلہ ہے. دوسرا مطلب اس میں یہ ہے کہ درحقیقت ہندو مذہب کوئی نہیں ہے کسی

وید میں ہندو مذہب کا نام ہے۔ اور نہ کسی شاستر میں اور پوران میں ہندو مذہب لکھا ہے ایہ کوئی مذہب نہیں۔ ہندوستان کے رہنے والونکو ہندو کہتے ہیں۔ اور اور اس نام کے بالتسمیہ خوانی کرنیوالے مسلمان ہیں۔ اس سے بھی ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں، اور ہندوستان کے مختلف مذاہب میں کوئی ایسے دو مذہب نہیں ہیں جن میں اصولی اختلاف نہو۔ اتفاق کے لئے بے بنیاد نام ہندو اختیار کیا ہے اور بے بنیاد مسئلہ گاؤ رکھشا اختیار کیا ہے۔ ان دو مسئلوں کو گرانے کیلئے ہر مسلمان کو ایڑی چوٹی کا زور لگانا چاہیئے۔ اسی میں مکاروں کی مکاری کا خاتمہ ہے۔ یہی چیز مسلمانوں کے وجود کو ہندوستان میں قائم رکھنے کے لئے ایک زبردست ذریعہ ہے۔ دوسرا حقیقی ذریعہ یہ ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبصورت صورت بار بار ہندوؤں کے پیش کرو

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

एकदा रथमारुह्य विजयो यानरथध्वजम्।
गाण्डीवं धनुरादाय तूणे चाक्षयसायकौ॥१३
सार्धं कृष्णेन सन्नद्धो विहर्तुं गहनं वनम्।
बहुव्यालमृगाकीर्णं प्राविशत्परवीरहा॥१४
तत्राविध्यच्छरैर्व्याघ्रान्सूकरान्महिषान्रुरून्।
शरभान्गवयान्खड्गान्हरिणाञ्छशशल्लकान्॥१५
तान्निन्युः किङ्करा राज्ञे मेध्यान्पर्वण्युपागते।
तृट्परीतः परिश्रान्तो बीभत्सुर्यमुनामगात्॥१६

श्री भाग॰ स्क॰ १० अ॰ ५८

सवन्ति देवी नशमि नवां पारयेन्मे पतिव्रता
यत्र्य त्याम गोसहस्रेण सुरा घटशनेन च ॥
अयो. अ० ५५ श्लो १०

आद्यो मनुर्ब्रह्म पुत्रः शतरूपा पतिव्रता।
धर्मिष्ठाना वरिष्ठश्च गरिष्ठो मनुषु प्रभुः
स्वायम्भुवः शंभु शिष्यो विष्णुव्रतपरायण
जीवन्मुक्तो महाज्ञानी भयतः प्रपितामहः ॥ ४६
राजसूयसहस्रं च चकार वै नर्मदा तटे।
त्रिलक्षमश्वमेधं च त्रिलक्षं नरमेधकम ॥ ९
गोमेधं च चतुर लक्षं विधिवत्सहदुद्ध नम।

नियुक्तस्तु यथा न्यायं यो मांस नात्ति मानवः।
स प्रेत्य पशुतां याति संभवानेक विंशतिम ॥
मनु० अ० ५

यं ते मंथं यमोदनं यन मांसं निपृणामि ते।
ते ते सन्तु स्वधा वन्तो मधुमन्तो घृतश्च्युताः
अथर्व० १८।४।४२

यदन्नः पुरुषो भवति तदन्नास्तस्य देवताः।

अमंत्रीनस्तु यः श्राद्धे दैवे वा मांसमुत्सृजेता !
यावन्ति पशुरोमाणी तावतो नरकान व्रजेत ॥

कूर्म पुराण स० ४०।२९

ہر ملک میں عام طور پر گائے پیاری ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے اللہ تعالے نے
گائے کی قربانی پر زور دیا ہے۔ اور مسلمانوں کے پاس ایک عید گائے کی قربانی
کی فرض گردانی گئی۔ اس کا نام بھی گائے کے نام سے موسوم ہے۔ یعنے اس کو بقر
عید کہتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک کثیر اقوام کے ابوالانبیا ہیں انھوں نے
مہمانوں کے خاطر ایک جوان بیل کاٹا تھا۔ ولقد جاءت رسلنا ابراھیم یا
بشری قال سلم فما لبث ان جاء بعجل حنیذ (سورہ ھود رکوع ۷)
اور موسیٰ علیہ السلام نے جو گائے کی قربانی کی وہ بنی اسرائیل کے بت
پرستی کو توڑنا تھا۔ قالوا الئن جئت بالحق فذبحوھا وما کادوا
یفعلون (سورہ بقرہ رکوع ۸)

تو بیت کے توڑنے سے قرآن کریم میں گائے کی قربانی کا حکم اس طرح
کہ ان اللہ یامرکم ان تذبحوا بقرۃ تحقیق اللہ تعالے نے تم کو حکم دیتا
ہے کہ تم گائے قربان کرو ——